

جگہوں کو ظاہرنہ کیا جائے۔ اس حد تک تو میں پرده کرتی ہوں لیکن نقاب نہیں لیتی یا چہرے کا پرده نہیں کرتی۔ اس سلسلے میں میری رہنمائی تفصیل سے فرمائیں۔

ج: یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے محترم مولانا مودودیؒ کے رسائل و مسائل کی چاروں جلدیں مطالعہ کر لی ہیں۔ ہمارے دینی ادب میں رسائل و مسائل نے ایک نئے اسلوب کی بنیاد پر اور اس کے ذریعے مخصوص فقیہ طور پر حلال و حرام کا حکم لگانے کے بجائے ایک مسئلے کا پس منظر اور قرآن و سنت کی روشنی میں اس کے مضرات تک پہنچنے کا عملی مظاہرہ کیا گیا۔ آپ کے سوالات متعدد ہیں، اختصار کے ساتھ اسی ترتیب سے جواب تحریر کیے جا رہے ہیں:

۱۔ ایک لڑکی ہوتے ہوئے اسلام کے نقطہ نظر سے آپ کو ہزوہ کام کرنا چاہیے جس کا حکم قرآن و سنت دیتے ہیں، یعنی حصول علم، تطیق علم، تزرو ابلاغ علم اور اس سب کے نتیجے میں خود اپنی زندگی میں وہ تبدیلی لانا جو اسلام کا مطلوب ہے۔ آپ ایم اے اور بی ایڈ کے بعد بھی مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔ اسلام نے اس سے کہی منع نہیں کیا ہے۔ اسلام کا جو علم آپ نے حاصل کیا ہے اس امانت کو دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان لڑکی پر دیتے ہی فرض ہے جیسے ہر مسلمان لڑکے پر۔ اس لیے اگر آپ کی چھوٹی بھن نے طالبات کی کسی اچھی تنظیم میں جو اسلامی نظام کے قیام کی داعی ہے شمولیت اختیار کر لی ہے تو آپ کو بھی اپنے آپ کو کسی ایسی جماعت سے وابستہ کرنا چاہیے جو قرآن و سنت کی روشنی میں دعوت و اصلاح کا کام کر رہی ہو۔ حضور نبی کریمؐ نے اس شخص کی موت کو جاہلیت کی موت قرار دیا ہے جو جماعت کو چھوڑ کر مخصوص ایک فرد بن جائے۔ اس لیے آپ جس کسی جماعت کے طریق کار، اخلاص، اور دین کے تصور سے مطمئن ہوں اسے اختیار کر لیں اور اس کے ساتھ تو سیع دعوت میں شریک ہوں۔ ایک مسلمان لڑکی اپنے گھر، اپنے سرال اور رشتہ داروں غرض جن جن سے اس کا رابطہ ہو سب کو دعویٰ نقطہ نظر سے اسلامی تعلیمات سے متعارف کر سکتی ہے۔ ہاں، اگر ماں باپ آپ کے کسی دعویٰ اور تربیتی اجتماع میں شرکت کرنے پر معرض ہوں تو آپ انھیں سمجھائیں اور ممکن ہو تو اپنی والدہ صاحبہ کو کسی ایسے اجتماع میں لے جا کر شرکت کرائیں تاکہ وہ مطمئن ہو جائیں کہ جو کام آپ کرنا چاہتی ہیں، درست ہے۔ اگر گھر یا ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہوں کہ چند لمحات کا وقت بھی نہ دیتی ہوں تو اس مجبوری کی بنا پر تو ممکن ہے کہ ایک خاتون کا احتساب نہ ہو، ورنہ وقت، دولت، صحت، علم اور صلاحیت ہونے کے باوجود اگر انھیں اللہ کی راہ میں استعمال نہ کیا جائے تو پھر احتساب سے پہنچا بہت مشکل ہے۔

۲۔ اسکوں کی فیس کا تعلق تعلیم کے لیے وسائل کی فراہمی سے ہے۔ اگر فیس نہیں لی جائے تو اسکوں